OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:2, Issue: 1,Jan -June 2021
DOI:10.51665/al-duhaa.002.01.0020 , PP: 17-28

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی تفسیری خدمات کا تجزیاتی مطالعہ

Analytical study of the Quranic commentary services of Maulana Samiul Haq Shaheed

Published: 10-07-2021
Accepted: 26-05-2021
Received: 25-04-2021

Imtiaz Ali
Ph.D Scholar, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: iahaqqani86@gmail.com

Dr Saeed ur Rahman
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, AWKUM
Email: saeed@awkum.edu.pk

Abstract

Maulana Sami Ul Haq of Akora Khattak (Nowshera, Pakistan) was a great shariah scholar. He was also the leader of a religious political party. He was one of the famous Muhaddithun (experts in traditions) of the sub-continent. He became the vice chancellor of Haqqania University after the demise of his father, Hadhrat Maulana Abdul Haq. Maulana Sami Ul Haq has served the teachings of Quran and has a rich contribution in the commentary of Quran. He is considered as the last spokesman of the mission of Shah Wali Ullah Muhaddith Dehlvi, Hadhrat Maulana Obaid Ullah Sindhi, and Hadhrat Maulana Imam Ahmad Lahori. He also considered as the last representative of the methodology and interpretation of Quranic Sciences of these well-known Shariah Scholars of the sub-continent. Shaykh Ul Hadith Hadhrat Maulana Sami Ul Haq has done excellent work in absorbing, preserving and disseminating the Quranic commentary of Ahmad Lahori. The fruitful and thorough efforts that were once the hallmark of Imam Lahori had then fully adapted by Maulana Sami Ul Haq and had become the part of his life. This qualitative research explores that Maulana Sami Ul Haq was a follower and excellent representative of the Quranic commentary of Imam Lahori. This study also analyzes that how Maulana Sami Ul Haq had incorporated the methodology and commentary of Imam Lahori in his lectures about Quranic Sciences.

***Key words**: Muhaddithun, shariah, Quranic Sciences, commentary,*

برصغیر میں جو افراد شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے مشن اور بالخصوص ان کے قرآنی علوم و معارف کے اسلوب کے ترجمان تھے ان میں آخری نشانی کے طور پر اگر کسی کا نام پیش کیا جاتا ہو تو وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شخصیت ہیں۔ آپ کی ذات میں امام لاہوریؒ کی تمام تفسیری علوم و معارف سمیٹ آئے۔ مسلسل مصروفیات اور مختلف قسم کے عوارض اور امراض کے باوجود آپؒ نے بزم لاہوریؒ کی تفسیری شمع جلائے رکھا۔ امام لاہوریؒ کی تفسیری افادات کی حفاظت واشاعت کے حوالے سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ نے بہترین کام کیا ہے۔ وہ تمام تفسیری خدمات اور قرآنی علوم و معارف کے فروغ کی مساعی جو کبھی لاہور میں موجود مولانا احمد علی لاہوری کے امتیازات تھے اب وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شخصیت کا حصہ ہے۔ امام لاہوریؒ کے شاگردان کی تعداد اگرچہ ہزاروں سے متجاوز ہیں لیکن اس گراں قدر علمی خدمت کی سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کے حصے میں ڈالی۔ اس تفسیر کے متعلق مصنف نے خود لکھا ہے کہ یہ وہ خلاصہ مضامین ہیں جو شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری اپنے درسِ قرآن کے مجالس میں بیان کرتے تھے۔ اس مضمون میں اس تفسیر کے حوالے سے مولانا سمیع الحق کی جو خدمات ہیں اس کا احاطہ کیا جائے گا۔ تاہم اس سے پہلے ان کی مختصر تعارف پیش خدمت ہے۔

مولانا سمیع الحق کا تعارف

آپ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ بن مولانا عبدالحقؒ بن مولانا محمد معروف گلؒ بن میر آفتابؒ بن عبدالحمیدؒ المعروف بہ ملا حمید بن مولانا عبدالرحیم ہیں۔ آپ کی قومیت اخون خیل ہے جو قدیم ترین افغان علماء کرام کے قبیلوں کی قومیت اور شاخ چلی آرہی ہے، آپ کے جد امجد مولانا اخونزادہ عبدالرحیمؒ اپنے خاندان کے ہمراہ 1761ء کے قریب قریب کے زمانے میں تبلیغ دین کے سلسلے میں اکوڑہ خٹک آکر آباد ہوئے تھے۔[1]

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی پیدائش 12 رجب المرجب 1355ھ بمطابق 30 ستمبر 1936ء کو اکوڑہ خٹک (نوشہرہ) میں ہوئی۔[2] آپ نے ابتدائی تعلیم گھر میں اپنے والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے حاصل کی اور پھر اپنے ہی گاؤں میں اپنے والد کے قائم کردہ انجمن تعلیم القرآن اسلامیہ پرائمری سکول میں پرائمری کی تعلیم مکمل کی۔ دینی تعلیم ابتدائی درجات سے لے کر درجات عالیہ تک جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں حاصل کی اور 1959ء میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں دورہ حدیث پڑھ کر سندِ فراغت حاصل کی[3]۔ 24 اپریل 1960ء کو نفسِ جامعہ میں آپ کی دستار بندی کی گئی جس میں بڑے اکابر علماء جیسے مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ، مولانا نصیر الدین غور غشتویؒ، مولانا خیر محمد جالندھریؒ اور دیگر علماء نے شرکت کی۔[4]

1958ء میں دورہ حدیث سے فراغت کے سال شیخ القرآن والحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہؒ المدنی کے ہمراہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی خدمت میں دورہ تفسیر کرنے کے لیے شیر نوالہ لاہور حاضر ہوئے۔ رمضان 1378ھ سے ذی الحجہ 1378ھ کے اوائل تک دورہ تفسیر مکمل کیا۔

آپ کو اپنے وقت کے بہترین اور قابل اساتذہ کرام سے شرفِ تلمذ حاصل ہوا جن میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ، شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالحلیم زروبویؒ، مولانا جلال الحق چکیسریؒ اور حضرت مولانا مفتی محمد یوسفؒ وغیرہ کی صحبت و تربیت سے روحانی کمال حاصل کیا۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ سے سندِ فراغت کے علاوہ بعض دوسرے اکابرین علماء مثلاً شیخ القرآن

والحدیث حضرت مولانا نصیر الدین غور غوشتویؒ، مولانا بدرِ عالم میر ٹھی مہاجر مدنیؒ، شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند حضرت مولانا فخر الدینؒ اور مکہ مکرمہ کے شیخ علوی مالکیؒ نے آپ کو اعزازی اسناد اور اجازاتِ حدیث سے نوازا[5]

تصوف وسلوک کے سلسلے میں آپؒ نے پہلے حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اس کے بعد آپ نے مدینہ منورہ میں مولانا عبد الغفور عباسی کے ہاتھ پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔[6]

مورخہ 23صفر 1440ھ موافق 2نومبر 2018ء بروز جمعۃ المبارک بوقت بعد از نماز عصر راولپنڈی بحریہ ٹاؤن کے مکان میں نامعلوم حملہ آوروں نے چھریوں اور خنجروں کے پے درپے وار کرکے انتہائی بہیمانہ اور مظلومانہ طریقہ سے شہید کردیا[7]۔

آپ کی نعش کو بعدازاں اسلام آباد سے اپنے گھر اکوڑہ خٹک منتقل کرکے دوسرے دن سہ پہر تین بجے نماز جنازہ پڑھائی گئی۔ نمازِ جنازہ ان کے بڑے مولانا حامد الحق حقانی نے پڑھائی۔

مولانا سمیع الحق کی ہمہ گیر قومی وملی خدمات

آپؒ کی قومی وملی خدمات بہت زیادہ ہیں، اتحاد امت کے مساعی، وحدتِ امت کی تگ ودو، ملکی سالمیت کی حفاظت، عالمی دہشتگردی کا تعاقب، ملک کے ایک بڑے اور عظیم ادارے کا اہتمام، پینتیس 35 سال سے پارلیمنٹ میں نفاذ شریعت کی جنگ اور عمل وکردار کے ان تمام تر عظمتوں کے ساتھ متصف ہونے کے باوجود آپ تصنع، بناوٹ سے پاک سادہ زندگی گزارنے والی شخصیت تھے۔[8] عربی زبان پر آپ کو عبور حاصل تھا لیکن قومی زبان اردو اور علاقائی زبان پشتو میں کلام کرتے تھے۔ مختصر یہ کہ موصوف اپنی ذات میں ایک انجمن کی حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی علمی، تبلیغی اور تعلیمی خدمات کے اثرات مدتوں تک قائم رہیں گے۔ آپ نے اسلام اور اسلامی معتقدات ومظاہر کے دفاع کے لیے صفِ اول میں رہتے ہوئے مجاہدانہ کردار ادا کیا۔

آپ ایک کامیاب مفسرِ قرآن، محدث اور مدرس کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ان کی ساری زندگی تعلیم وتعلم میں گزری اور پاکستان اور افغانستان کے ہزاروں لاکھوں تشنگانِ علومِ دینیہ نے ان سے اپنا علمی پیاس بجھایا۔ تعلیم وتعلم کے سلسلے میں ان کی روایات اور طرز تاریخ کا مایہ صد افتخار حصہ ہے۔ آپ نے اپنے عمل سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا کہ وہ ایک محبِ وطن، اسلام دوست اور پر امن پاکستانی ہے آپ دینی تعلیم کے ترقی کے لیے اور مذہبی ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لیے ہمیشہ کوشاں رہتے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الحقؒ کی رحلت کے بعد منصبِ اہتمام کی ذمہ داری آپؒ کے کندھوں پر آپڑی، اور تقریباً تیس برس تک آپ انتظامی امور کو بطریقِ احسن چلاتے رہے اور اپنی شب وروز کی محنتوں اور خداداد صلاحیتوں سے جامعہ کو بین الاقوامی شہرت کا حامل مدرسہ بنادیا۔

مولانا سمیع الحق کی تفسیری خدمات

مولانا سمیع الحق نے وقت کے ائمہ سے تفسیر پڑھی، جن کے سرخیل شیخ التفسیر مولنا احمد علی لاہوریؒ تھے۔ آپ نے اپنے والد حضرت مولانا عبد الحقؒ کے فرمان کے مطابق دورانِ درس حضرت لاہوریؒ کے جملہ ارشادات وفرمودات نہ صرف سن لئے بلکہ ان کو حرف بحرف لکھ دیا۔ آپؒ خود فرماتے کہ جب میں حضرت لاہوریؒ کو ان کے درسِ امالی کا اپنا تحریر کردہ رجسٹر دکھاتا تو

آپ ملاحظہ کرکے فرماتے:

﴿مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً﴾

اس طرح آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ میری خواہش ہے کہ تفسیر امام لاہوری کی تکمیل اور دارالعلوم حقانیہ کی مسجد کی تعمیر پایۂ تکمیل تک پہنچادوں[9] لیکن افسوس کہ دونوں کاموں کی تکمیل سے پہلے اس دنیا سے راہی اجل ہوئے۔ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی شہرہ آفاق تفسیر جو آپ کی زندگی کی بہت بڑی آرزو اور تمنا تھی جس کی تالیف وترتیب میں آپ اپنی آخری عمر میں ہمہ وقت مستغرق رہتے، یہ دراصل آپ کے 1958ء کے زمانہ طالب علمی کے درسی و تفسیری نوٹس تھے جو آپ نے تقریباً ساٹھ برس تک محفوظ رکھے ہوئے تھے، عرصہ دراز سے آپ کی اور کئی علمی شخصیات کی تمنا تھی کہ تفاسیر امام لاہوریؒ (یعنی افادات لاہوریؒ) کی اشاعت سے دیگر علمی و عوامی حلقے بھی مستفید اور مستفیض ہوسکے، لہٰذا اس کی ترتیب وتدوین کا کام بڑے اہتمام سے شروع کررکھا تھا۔ایک موقع پر آپ نے حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی سے اس کے متعلق یوں فرمایا: کہ اب تو تمنا تفاسیر امام لاہوری کی تکمیل کی ہے کہ جاتے جاتے قرآن مجید کی خدمت بھی ہوجائے، شیخ الہندؒ نے ترجمہ قرآن کے مقدمہ میں ایک شعر لکھاہے اب میرا بھی یہی شعر وظیفہ ہے

روزِ قیامت ہرکسے باخویش وارد نامہ من نیز حاضری شوم تفسیر قرآن دربغل

ان کی یہ دیرینہ تمنا ان کی زندگی میں پورا نہ ہوسکی اور زندگی نے مزید وفا نہ کی اور تقریباً ستائیس پارے اپنے ہاتھ سے مکمل کرکے کاتبِ تقدیر کے لکھے اور جرسِ اجل کے بلاوے کے باعث ادھورے چھوڑ کر خلدِ بریں پروردگارِ عالم کے پاس مسودات تفسیر کا ادھورا ذخیرہ جلدی میں شوقِ شہادت کی آرزو میں ہاتھوں میں اٹھائے چلے گئے، تفسیر کا زیادہ تر حصہ چونکہ آپؒ نے مکمل کیا تھا چند پارے باقی تھے جن کو آپ کے صاحبزادوں نے بہترین انداز میں پایۂ تکمیل تک پہنچایا جنہوں نے ابتداء ہی سے حضرت مرحوم کے ساتھ مل کر یہ سارا کام شروع کیا تھا۔[10]

حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی تفسیری خدمات کا ایک وسیع دائرہ ہے۔ مختلف مواقع پر آپ نے قرآنیات پر لیکچر زدیے، کبھی رمضان میں ختم القرآن کے موقع پر تو کبھی ترجمہ و تفسیر کے اختتام پر آپ نے جو محاضرات دیے وہ ایک علمی اثاثہ ہے۔آپ کے قرآنی محاضرات کسی ایک جگہ پر محفوظ نہیں کیے گیے ہیں البتہ بعض رسائل میں آپ کے محاضرات موجود ہیں جو قرآنی معلومات کا ایک بیش قیمت ذخیرہ ہے جس سے آپ کی علمیت اور خداداد صلاحیتوں کا اندازہ ہوتا ہے۔

مفتی مختار اللہ حقانی نے اپ کے محاضرات (Lectures) کو مرتب کرکے خطباتِ حق کے نام سے شائع کیا ہے جس میں مختلف موضوعات سے متعلق محاضرات موجود ہیں۔ جن میں ایک لیکچر بنام "فضائل قرآن اور معوذتین کی تشریح" ہے جو کہ ترجمہ وتفسیر کے اختتامی پروگرام کے سلسلے میں شیخ الحدیثؒ نے آخری دو سورتوں کی تشریح کی ہے جسے ٹیپ ریکارڈ سے تحریری شکل میں مفتی مختار اللہ حقانی نے منتقل کیا ہے اور افادہ عام کے لیے خطباتِ حق میں شائع کیا ہے۔اسی طرح دیگر قرآنی محاضرات بھی ہیں جو کہ ماہنامہ الحق میں بکھرے پڑے ہیں۔

تفاسیر امام لاہوری کی تدوین وترتیب

مولانا سمیع الحق شہیدؒ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صفات اور صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ قلم وقرطاس کی معیت میں آپ کی ساری زندگی گزر گئی تھی، راقم خود آپ کے حدیث کا براہ راست شاگرد رہ چکا ہے اور دورانِ درس ہر طالبِ علم یہ محسوس کرتا کہ

علوم کا ایک بے پایاں سمندر ہے۔ کسی بھی موضوع پر جب آپ گفتگو کرتے تو یوں معلوم ہوتا کہ متقدمین، متأخرین اور معاصرین کے ذخائر آپ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور موقع و محل کی مناسبت سے آپ اس سے اقتباس پیش کرتے ہیں۔ لیکن ان خدمات میں سب سے نمایاں خدمت تفاسیر امام لاہوری کی تدوین وترتیب ہے۔

قرآن فہمی کے حوالے سے برصغیر میں فتح الرحمٰن کی حیثیت بنیادی ہے جو کہ اردو تراجم کا امام اور رہنما ہے پھر اس کے بعد ولی اللہی فکر کے تین تراجم منظر عام پر آئی، جس میں شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کی "فتح العزیز" شاہ رفیع الدین کا "ترجمہ قرآن" اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ کا اردو ترجمہ "موضح القرآن [11]" جس کو "احسن التراجم" اور "انفع التراجم" بھی کہا جاتا ہے۔ پھر شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندیؒ کا موضح الفرقان ہے۔اس کے بعد جس ترجمے کو سب سے زیادہ اہمیت حاصل رہی وہ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا ترجمہ اور تفسیر "قرآن عزیز" ہے۔

امام لاہوری کا یہ ترجمہ بامحاورہ ہے اور اس کے الفاظ ومدلولات قرآنی ساتھ ساتھ چلتے ہیں البتہ بعض مقامات پر لفظی ترجمہ کو احتیاط کی بناء پر ترجیح دی گئی ہے،آپ نے اس ترجمہ میں علوم وافکار ولی اللہی کو اپنا خاص مرجع بنایا ہے،اس لئے امام لاہوریؒ کا ترجمہ اور درسِ تفسیر میں شاہ صاحب کے جابجا حوالے اور ان کی مخصوص اصطلاحات نظر آتی ہے۔[12]

برصغیر میں جو افراد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ اور حضرت مولانا احمد علی لاہوری کے مشن اور بالخصوص ان کے قرآنی علوم ومعارف کے اسلوب کے ترجمان تھے ان میں آخری نشانی کے طور پر اگر کسی کا نام پیش کیا جاتا ہو تو وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شخصیت ہیں۔آپ کی ذات میں امام لاہوریؒ کی تمام تفسیری علوم ومعارف سمیٹ آئے۔مسلسل مصروفیات اور مختلف قسم کے عوارض اور امراض کے باوجود آپؒ نے بزم لاہوریؒ کی تفسیری شمع کو جلائے رکھا۔امام لاہوریؒ کی تفسیری افادات کی حفاظت واشاعت کے حوالے سے آپؒ نے بہترین کام کیا ہے،انہی تفسیری افادات پر آپؒ کی نظر کا مقابلہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا، وہ تمام تفسیری خدمات اور قرآنی علوم ومعارف کے فروع کی مساعی جو کبھی لاہور میں موجود مولانا احمد علی لاہوری کے امتیازات تھے اب وہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کی شخصیت کا حصہ ہے۔[13] یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم ایک ایسا ناپید کنار ہے کہ جس میں غوطہ زن ہونے والے ہر دور اور ہر زمانے میں نت نئے موتی اصحاب ذوق کی خدمت میں پیش کرتے آرہے ہیں،اور تا قیامت یہ سلسلہ بدستور جاری رہے گا، مختلف پہلوں کے متعلق قرآن کریم کی تفسیر دنیا کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کی تعداد میں لکھی گئی ہیں اور لکھی جارہی ہے مگر تشنگی کا احساس ابھی باقی ہے اور ہمیشہ باقی رہے گا۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے تفسیری افادات کو "تفاسیر امام لاہوریؒ" کے نام سے مرتب ومدون کا کرنے کا بیڑہ شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ نے اٹھایا اور اس گراں قدر علمی خدمت کی سعادت اللہ تعالیٰ نے آپ کے حصے میں ڈالی ورنہ امام لاہوریؒ کے شاگردان کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہیں جن میں حضرت مولانا ابو الحسن علی ندویؒ، مولانا سرفراز خان صفدرؒ، صوفی عبدالحمید سواتیؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا علاؤالدین صدیقی، مولانا عبدالحلیم دیر بابا، مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنیؒ اور مولانا معین الدین لکھویؒ وغیرہ قابل ذکر ہیں، لیکن اس خدمتِ جلیلہ کے لیے اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحقؒ کو چنا،آپ نے اس تفسیر کو تمام جہات سے جامع بنانے کے لیے بھرپور کوشش اور سعی کی ہے،اسی بناء پر

اس تفسیر کو "جامع التفاسیر امام لاہوری" یا "علوم لاہوری کا انسائیکلوپیڈیا" بھی کہا جاسکتا ہے۔[14] مولانا سمیع الحق کی مدون کردہ تفاسیر امام لاہوری کے منہج واسلوب اور خصائص و ممیزات بیان کرنے سے پہلے مختصراً مولانا احمد علی لاہوریؒ کی تفسیری منہج بیان کیا جاتا ہے۔

درس قرآن میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کا منہج واسلوب

امام لاہوریؒ کا علوم وافکار ولی اللہی سے گہرا تعلق ہے اس لئے آپ شاہ صاحب کے فکر وفلسفہ کی روشنی میں طلبہ کو قرآن کی تعلیم دیتے رہے آپ نے اس حوالہ سے ایک مخصوص طرز اختیار کر رکھا تھا جس میں طلبہ کو امہات تفاسیر کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ فہم قرآن میں سورت کا خلاصہ، ربط آیات وسور، خلاصہ رکوع مع ماخذ اور دیگر نکاتِ قرآنی پر مشتمل تعلیم دیتے تھے جس کے نتیجے میں طلبہ کے اندر مضامینِ قرآن کے سمجھنے اور سمجھانے کی صلاحیت پیدا ہوتی تھی۔ موصوف اپنے طلباء کو یہ ہدایت کرتے کہ وہ کوئی نہ کوئی تفسیر اپنے مطالعہ میں ضرور رکھیں اور یہ بھی ہدایت دی جاتی کہ وہ درس کو قلمبند کرکے ذہن نشین کرلیا کریں۔ اسی طرح مولانا کا ایک خاص طرز یہ بھی تھا کہ پوری سورت کو ایک مجموعی مضمون قرار دیتے اور اس پر بطور خلاصہ تقریر فرماتے پھر ہر رکوع کا مستقل خلاصہ کی صورت میں ایک مضمون بناتے اور پھر ماخذ پر روشنی ڈالتے کہ فلاں آیت تک یہ مضمون ہے، آپ قرآنیات کو دور حاضر پر منطبق کرنے کی طرف توجہ دلاتے اسی طرح دورانِ درس بطور تاویل اجتماعیات کے لیے سیاسی اور عمرانی نکات مستنبط کرتے، ان کی تفسیر میں قرآن عصر حاضر سے تعلق کی بناء پر ایک زندہ اور راہنما کتاب دکھائی دیتی اور زمانہ حال کے عمرانی، سیاسی، معاشی اور فکری مسائل کے حل کی جانب راہنمائی کرتی ہے۔

مولانا سمیع الحق کا مدون کردہ "تفاسیر امام لاہوری" منہج وخصائص

تفاسیر امام لاہوریؒ کی تیاری ان مسودات سے کی گئی ہے جو مولانا سمیع الحق نے تقریباً پچاس ساٹھ سال پہلے لکھی تھی، لہٰذا ان مسودات کے بعض صفحات انتہائی بوسیدہ ہو چکے ہوتے ہیں، بعض پر اگر کسی ابہام کی صورت پیش آتی ہو تو ابہام کو دور کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور مزید تفصیل کے لیے اس جگہ پر علامہ شبیر احمد عثمانیؒ کی فوائد عثمانیہ سے حاشیہ لگا کر اس ابہام کا ازالہ کیا گیا ہے۔ اس طرح امام لاہوریؒ کا ماخذ چونکہ امام شاہ ولی اللہؒ تھے تو حضرت لاہوریؒ نے جہاں بھی شاہ صاحب کی کتابوں مثلاً حجۃ اللہ البالغہ کا ذکر یا اس کا کوئی عبارت بیان فرمایا ہو تو مولانا سمیع الحقؒ وہاں پر حواشی میں وہ تمام عبارت ذکر کرتے ہیں۔ ان مسودات کے علاوہ امام لاہوری نے اگر اپنی خطبات یا مجالس میں اگر کسی آیت پر روشنی ڈالی ہو تو موصوف نہایت سلیقے سے ہر رکوع کے بعد تحریری افادات (جو خالصتاً امام لاہوریؒ نے از خود تیار کی ہے) لگاتے ہیں، اس کے علاوہ جہاں کسی آیت پر انہوں نے کسی مجلس میں روشنی ڈالی ہو تو اس آیت کے رکوع کے آخر میں مجلسی افادات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔ انداز بیان میں سادگی، ندرت اور علمی چاشنی جگہ جگہ محسوس ہوگی، امام لاہوری کے الفاظ کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ امام لاہوریؒ کے دروس وافادات ممتاز خصوصیات کی حامل ہیں ۔ مولانا سمیع الحقؒ نے اس تفسیر کی جمع وتدوین میں جن اصول و قواعد، خصوصیات اور منہج کا بطورِ خاص خیال رکھا ہے ذیل میں اس کو مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ استنباط مسائل

تفسیری خصوصیات میں جو خصوصیت سب سے مرکزی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ قرآنی تعلیمات اور تفسیر کو

ارشاداتِ قرآنیہ کے ظاہری معانی اور مراد پر مرتب فرما کر ان سے بطور تاویل ان مسائل کا استنباط کیا جائے جن کا تعلق حکمرانی سے ہے:

﴿وَ لَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَ لَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾[15]

اس آیت سے نظام مملکت اسلامیہ میں سربراہ مملکت کے فرائض کا استنباط تاویل کے عنوان سے کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اس طرح مسلم راعی کے ماتحت جب مختلف قومیں دارالاسلام میں آباد ہوں تو راعی اگرچہ طبعًا مسلمانوں سے زیادہ مانوس ہوگا لیکن اس کے لیے لازم ہوگا کہ دوسری قوموں کو بھی قانون سے پورا فائدہ اٹھانے کا موقع دے، تاکہ ان کے دل میں یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ان پر ظلم و تشدد ہورہا ہے، اس استنباط میں امام لاہوریؒ نے خاوند کو حکمران کا مقام دے کر حکمران کے فرائض متعین فرمادیے جیسا کہ سید دو عالم ﷺ نے اپنے ارشاد میں حکمران اور خاوند کو یکجا بیان فرما کر ان کے فرائض ارشاد فرمادیے ہیں۔"[16]

2۔ انفرادی واجتماعی زندگی کے اصول پر قرآنی آیات کی تطبیق

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے آیات قرآنی سے ایک مسلمان کی زندگی کے تمام منازل (تہذیب الاخلاق، تدبیرِ منزل اور سیاست مدنیۃ) کے لیے راہنما اصول وضع فرمائے ہیں۔ کہ ہر مسلمان کو اپنی انفرادی زندگی کا طور طریقہ ایسا اختیار کرنا چاہیے جس سے وہ سچا اور صحیح مسلمان کہلایا جاسکے۔

3۔ متنِ قرآن کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ

آیات کا ترجمہ و تفسیر میں موصوف کا اسلوب یہ ہے کہ سب سے پہلے مکمل رکوع (یعنی متن) ذکر کرکے اس رکوع میں موجود تمام آیاتوں کا ترجمہ بین السطور میں حسنِ ترتیب سے لگاتے ہیں، اس میں اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ یہ ترجمہ بھی خود امام لاہوریؒ کا ہی ہے۔

4۔ ربط بین الایات والسور کا اہتمام

تفسیر کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ اس میں آیات، ربطِ سورت اور ربطِ رکوعات میں ایک مخصوص انداز اپنایا گیا ہے جو مختصر سے مختصر ہونے کے باوجود اس قدر جامع ہے کہ چند کلمات میں کئی صفحات کا مضمون سمودیا ہے۔ مثال کے طور پر سورت النمل کا ماقبل کے ساتھ ربط بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"سورت سابقہ کا اختتام اثباتِ وحی اور اثباتِ رسالت پر ہوا تھا، یہی مضمون اس سورت کے شروع میں ذکر فرمایا گیا ہے۔"[17]

اسی طرح آیتوں میں ربط بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب مسلمانوں کی جماعت وجم غفیر اس بات کا عادی ہوجائے اور عقد باللہ کو اس درجہ مضبوطی سے پکڑیں گے تو کفار تم سے مایوس ہوجائیں گے کہ اس قوم کو گرانا مشکل ہے (یہی ربط ہے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ کے ساتھ)"[18]

5۔ مظہر ربوبیت کی توضیح

چونکہ قرآن عزیز کی تعلیمات کا خلاصہ تعلق باللہ ہے کہ انسان غم اور خوشی دونوں حالتوں میں اپنا تعلق محسن حقیقی یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھے، کسی بھی وقت اس کے تعلق اور ذکر سے غافل نہ ہو۔ کئی آیات کی تاویل واستنباط سے اس بنیادی عقیدے کو ثابت کیا ہے جیساکہ سورۃ فاتحہ کی پہلی آیت کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: دنیا میں صفات الٰہیہ کے غیر متناہی مظاہر ہیں ،سب سے پہلے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہی جس مظہر الٰہی سے انسان کا تعارف ہوجاتا ہے وہ مظہر صفتِ ربوبیت ہے، مثلاً دنیا میں آتے ہیں، جب بچے کو بھوک لگتی ہے تو روتا ہے جب ماں کا پستان منہ میں لیتا ہے تو چپ ہوجاتا ہے بلکہ اس مظہرِ ربوبیت (ماں) سے یہاں تک مانوس ہوجاتا ہے کہ بچہ سخت رورہا ہواور ماں ساتھ آکر لیٹ جائے تو چپ ہوجاتا ہے، گود میں اٹھائے تو مطمئن نظر آتا ہے،اللہ تعالیٰ کی صفت ربوبیت کو کائناتِ انسانی کی سب سے بڑی محسنہ ماں کے اطوار وتعلقات کی تمثیل سے سمجھاتے ہوئے خالق حقیقی اور بندے کا ربط اور اعتماد استوار کرنے کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا،اس آیت میں عاقل بالغ انسان کو یہ سمجھایا گیاہے کہ اے انسان! مظہرِ ربوبیت کے ایک ادنی سا نمونے کے ساتھ جب تمہیں اتنا انس ہے تو تمہیں منبع ربوبیت کے ساتھ بطریقہ اولیٰ انس ہونا چاہیے،جو سارے جہاں کا حقیقی رب ہے۔[19]

6۔ خلاصۃ السور کا اہتمام

حضرت لاہوریؒ کا طریقہ تعلیم اور تدریس یہ تھا کہ قرآنی علوم ومعارف کے متلاشی تھوڑے وقت میں بھی کچھ نہ کچھ حاصل کرسکتے ہیں،اس لیے آپ نے نہایت ہی احتیاط اور کمالِ حزم کے ساتھ قرآن عزیز کی تمام سورتوں کا خلاصہ بیان فرمایا ہے تاکہ قاری ایک نظر میں نفسِ مضمون سمجھ سکیں مثال کے طور پر سورۃ نساء کا خلاصہ بیان کرتے ہوئے فاضل مولانا نے لکھا ہے:

> "اس سورت میں اصلاح عرب پیش نظر ہے اور اس میں دو باب ہیں، باب اول تدبیر منزل اور باب دوم سیاست مدنیہ، باب اول میں دو فصلیں ہیں، فصل اول قانونِ اصلاح مال، فصل ثانی قانونِ اصلاح ازوج۔تدبیر منزل ابتداء سے لیکر آٹھویں رکوع کے نصف تک کی جائے گی اور اس کے وسط ﴿ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا ۙ وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ۝۵۸﴾ (النساء:58) سے سیاست مدنیۃ شروع ہوگی"[20]۔

7۔ خلاصہ رکوع کا اہتمام

فاضل مصنف امام لاہوریؒ کے طرز کو ملحوظ رکھتے ہوئے رکوع کا خلاصہ نمایاں کرکے پیش کرتے ہیں اور اس کے ذیل میں ماخذ کا ذکر بھی کرتے ہیں مثلاً سورۃ البقرۃ میں رکوع نمبر 8 کا خلاصہ اور اس کا ماخذ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

خلاصہ: یہود کے امراض ثلاثہ

(1) تولی عن الحق (فرمانِ حق کو سمجھ کر تعمیل نہ کرنا)

(2) حیلہ سازی (صورتِ حکم باقی رکھنا اور روح حکم اڑادینا یعنی حیلہ کرکے اتباعِ الٰہی سے جان چرانا)

(3) تعمق (بار بار سوال کرکے دائرہ قانون تنگ کردینا جیساکہ بال کی کھال اتارنا)

ماخذ:

تولی عن الحق: ﴿ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۴﴾ (البقرۃ،2 :64)

حیلہ سازی: ﴿وَ لَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِیۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡکُمۡ فِی السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ کُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٕیۡنَ﴾ (البقرۃ،2: 65)

تعمق: ﴿وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ یَاۡمُرُکُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ اَنۡ اَکُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِیۡنَ﴾ (البقرۃ،2: 67)[21]

8۔ تخریج احادیث

عموماً تفاسیر میں احادیث کی تخریج نہیں ہوتی ہے لیکن اس تفسیر میں اس کا اہتمام کیا گیا ہے اور تفسیر میں موجود احادیث مبارکہ کی تخریج امہات کتب سے کی گئی ہے مثلاً

"لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ (بخاری: ج:2ص:1088)"[22]

9۔ فقہی مسائل کا بیان

مختلف مفسرین نے قرآنی آیات کے ضمن میں فقہی احکام بھی بیان کی ہیں، اس مذکورہ تفسیر میں بھی جا بجا فقہی مسائل کو بیان کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی آیت ﴿وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ عَلٰی سَفَرٍ وَّ لَمۡ تَجِدُوۡا کَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقۡبُوۡضَةٌ ؕ﴾[23] یعنی "اگر تم سفر میں ہو اور تمھیں کوئی لکھنے والا نہ ملے تو (ادائیگی کی ضمانت کے طور پر) رہن قبضہ میں رکھ لیے جائیں"۔ اس آیت کریمہ کے تحت رہن کے احکام یوں واضح کیے ہیں:

> رہن (مرہون چیز) تحریر کا قائم مقام ہے اس لیے قرض خواہ مرہون چیز سے نفع نہیں اٹھا سکتا، مگر دو چیزیں مستثنیٰ ہیں کہ ان سے نفع اٹھانے کی اجازت ہے، ایک اگر دودھ والا جانور رہن میں رکھ لیا ہے تو قرض خواہ اس کی خدمت کے عوض دودھ پی سکتا ہے اور دوسری چیز سواری کا جانور ہے کہ اس کی خدمت کے عوض اس پر سواری کر سکتا ہے جیساکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے
>
> "الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ"
>
> "ترجمہ: مرہونہ جانور پر سواری کرنا اور دودھ پینا جائز ہے لیکن جانور کا نفقہ (خوراک) بھی اسی شخص پر ہوگا۔"[24]

10۔ شانِ نزول کا بیان

قرآن کریم کے مطالب کو صحیح طور پر معلوم کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اسباب نزول کا علم ہو۔ کسی بھی آیت کے مفہوم سمجھنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں اس ایت سے متعلقہ واقعہ کا علم ہو اور ان اسباب تک رسائی ہو جو اس ایت کے نزول کے باعث بنے ہوئے ہیں تو اس سے یقینا اس ایت کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے اسی لحاظ سے مولانا سمیع الحقؒ نے بھی شان نزول بیان کرنے کا اہتمام کیا ہے، جیساکہ سورۃ الصّف کے شان نزول بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

> "مفسرین کا بیان ہے، کہ بعض صحابہ نے فرمایا، کہ اگر ہمیں معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پیارا کام کون سا ہے تو وہ کریں اور اس کام میں اپنے مال اور جانیں خرچ کریں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔[25]"

11۔ مناسب عنوانات

ہر آیت پر معنی خیز اور جامع عنوانات لگا کر آیت کا ایک جامع خلاصہ اس عنوان میں سمیٹنے کی کوشش کرتے ہیں۔ آیات کریمہ کے ذیل میں بعض مرتبہ تفصیلی مباحث اور بعض علمی نکات مستقل اور جامع عنوانات کے متقاضی ہوتے ہیں تو مولانا

موصوف اس پر مستقل عنوانات لگاتے ہیں۔

12۔اصلاح معاشرہ پر خصوصی توجہ

اس تفسیر میں اصلاح معاشرہ کا خصوصی خیال رکھا گیا ہے اصلاح معاشرے کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے اور جن سے منع ہونا چاہیے ان تمام امور کو قرآنی آیات کے ذیل میں بیان فرمایا ہے۔ مثلاً ایک مقام پر خیانت پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ خیانت ایک مہلک روحانی بیماری ہے جو شخص مرضِ خیانت کا مریض ہوگا اس کا اثر مندرجہ ذیل صورتوں میں ظاہر ہوگا کہ :

1. حقوق اللہ میں خیانت
2. رسول اللہ کے حقوق میں خیانت
3. والدین کے حقوق میں خیانت
4. بیوی اولاد کے حقوق میں خیانت
5. رشتہ داروں کے حقوق میں خیانت
6. عام مسلمانوں کے حقوق میں خیانت
7. حیوانات کے حقوق ادا کرنے میں خیانت کرے گا۔[26]

نتائج

- مولانا سمیع الحق شہیدؒ ایک عظیم محدث اور مایہ ناز مفسر تھے،ان کی تفسیری خدمات ایک مسلم حقیقت ہے۔
- مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے محاضرات جو آڈیو شکل میں موجود ہے تفسیر کے باب میں ایک اہم ذخیرہ ہے۔
- تفاسیر امام لاہوریؒ کی جمع وتدوین میں مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے جو کام کیا ہے وہ ایک بڑی خدمت ہے جس میں انہوں نے مختلف مسودات سے دس جلدوں میں تدوین کی ہے۔
- تفاسیر امام لاہوریؒ کا منہج ایک بہترین اور آسان منہج ہے جس میں موصوف نے استنباط مسائل، انفرادی واجتماعی زندگی کے اصول پر قرآنی آیات کی تطبیق، متنِ قرآن کا آسان اور بامحاورہ ترجمہ، ربط بین الایات والسور، خلاصۃ السور، خلاصہ رکوعات اور فقہی مسائل کے بیان جیسے خصائص ومیزات کا خصوصی طور پر اہتمام کیا ہے۔

سفارشات

- مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے محاضراتِ قرآن جو آڈیو شکل میں موجود ہے اس کی جمع وتدوین اور اس کی کتابی شکل میں مدون کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔
- تفاسیر امام لاہوریؒ کے منہج واسلوب پر تحقیقی انداز میں کام کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

[1] حقانی، مولانا سعد الباقی، آہ مولانا سمیع الحق، ماہنامہ ندائے حسن چارسدہ ،ج: ٦، ش: ٨، (ربیع الثانی ۱۴۴۰ھ/دسمبر ۲۰۱۸ء)، ص: ۴۰
Ḥaqqānī, Mawlāna Sa'd al-bāqī, Aāh Mowlānā Samī' al-Ḥaq, Monthly Nadā,y Ḥasan Chār Sada,(Dec, 2018ac), Vol:06, Issue:08, P:40

[2] حقانی، مولانا عرفان الحق، **حیات جاودانی کے حامل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ** (اکوڑہ خٹک موتمر المصنّفین، جامعہ دار العلوم حقانیہ، دسمبر ۲۰۱۸ء)، ص: ۳۳
Ḥaqqanī, Mawlānā 'rfān al-Ḥaq, Ḥayāt Jāwdānī ky Ḥāmil Shykh al-Ḥadith Ḥaḍrat Mowlāna Samī' al-Ḥaq Shahīd, (Akwra Khatak, Mutamar al-Muṣannfīn, Jām'h Dār al-'ulūm Ḥaqqaniyyah, Dec, 2018ac), P:33

[3] ایضاً، ص: ۳۵
Ibid,P:35

[4] ایضاً، ص: ۳۵
Ibid,P:35

[5] ایضاً، ص: ۴۰
Ibid,P:40

[6] حقانی، مولانا عرفان الحق، **حیات جاودانی کے حامل شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ** (اکوڑہ خٹک موتمر المصنّفین، جامعہ دار العلوم حقانیہ، دسمبر ۲۰۱۸ء)، ص: ۴۰
Ḥaqqanī, Mawlānā 'rfān al-Ḥaq, Ḥayāt Jāwdānī ky Ḥāmil Shykh al-Ḥadith Ḥaḍrat Mowlāna Samī' al-Ḥaq Shahīd, (Akwra Khatak, Mutamar al-Muṣannfīn, Jām'h Dār al-'ulūm Ḥaqqaniyyah, Dec, 2018ac), P:33

[7] مولانا فیض الرحمٰن شاکر، شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی مظلومانہ شہادت، **ماہنامہ السعید اوگی**، ج: ۱۹ (محرم/صفر ۱۴۴۰ھ اکتوبر/نومبر ۲۰۱۸ء)، ص: ۴
Mowlāna Fayḍ al-Raḥmān Shākar, Shykh al-Ḥadith Ḥaḍrat Mowlāna Samī' al-Ḥaq kī Maẓlūmānah Shahādat, Monthly Al-Sa'īd, Uūgae,, Oct-Nov,2018ac, P:04

[8] حقانی، مولانا عبد القیوم، شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق کا عظیم علمی کارنامہ، **ماہنامہ الحق** مارچ ۲۰۱۷ء، ص: ۲۶
Ḥaqqānī, Mowlāna 'bd al-Qayūm, Shykh al-Ḥadith Ḥaḍrat Mowlāna Samī' al-Ḥaq kā 'ẓīm 'lmī Kārnāmah, Monthly Al-Ḥaq, March,2017ac, P:26

[9] مولانا سعد الباقی حقانی، تذکرہ اکابرین ما: آہ مولانا سمیع الحق، **ماہنامہ ندائے حسن چارسدہ**، ربیع الثانی (دسمبر ۲۰۱۸ء، جلد ٦، شمارہ ۸)، ص: ۴۱
Ḥaqqānī, Mawlāna Sa'd al-bāqī, Aāh Mowlānā Samī' al-Ḥaq, Monthly Nadā,y Ḥasan Chār Sada,(Dec, 2018ac), Vol:06, Issue:08, P:41

[10] مولانا راشد الحق سمیع، آہ (اباجیؒ) مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی المناک جدائی، **ماہنامہ الحق** (نومبر ۲۰۱۸ تا جنوری ۲۰۱۹ء، جلد ۵۴، شمارہ ۲-۳-۴)، ص: ۸
Mowlānā Rāshad Al-Ḥaq Samī', (Abbā gī, Mowlānā Samī' al-Ḥaq Shahīd kī Alamnāk Judā,ī, Monthly Al-Ḥaq, (Nov,2018-Jan,2019),Vol:54, Issue:2,3,4,P:08

[11] اس ترجمہ کے بارے میں مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے لکھا ہے کہ اگر قرآن کریم اردو زبان میں نازل ہوتا تو اس کی تعبیرات وہی یا اس کے قریب قریب ہوتی جو شاہ عبد القادر کے ترجمہ کی ہیں، اس ترجمہ کی عظمت اور افادیت کا اعتراف نقادانِ فن کر چکے ہیں (**ماہنامہ الحق**، جولائی ۲۰۱۸ء، ص: ۳۲)
Monthly Al-Ḥaq, July2018ac, P:32

[12] مردانی، مولانا محمد فہد، مولانا سمیع الحق کی زیر ترتیب تفاسیر امام احمد علی لاہوریؒ کا تعارف، **ماہنامہ الحق** جلد ۵۳، شمارہ ۹ (جولائی

۲۰۱۸)، ص: ۳۰

Mardānī, Mowlānā Muḥammad Fahd, Mowlānā Samī' al-Ḥaq kī Zyr e Tartīb Tafāsīr Imām Aḥmad 'lī Lāhorī kā T'āraf, Monthly Al-Ḥaq July,2018,Vol:53, Issue:09, P:30

13 حقانی، مولانا عبدالقیوم، شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق کا عظیم علمی کارنامہ، **ماہنامہ الحق** (مارچ ۲۰۱۷ء)، ص: ۲۶

Ḥaqqānī, Mowlāna 'bd al-Qayūm, Shykh al-Ḥadith Ḥaḍrat Mowlāna Samī' al-Ḥaq kā 'ẓīm 'lmī Kārnāmah, Monthly Al-Ḥaq, March,2017ac, P:26

14 مردانی، مولانا محمد فہد، مولانا سمیع الحق کی زیرِ ترتیب تفاسیر امام احمد علی لاہوریؒ کا تعارف، **ماہنامہ الحق** جلد ۵۳، شمارہ ۹ (جولائی ۲۰۱۸)، ص: ۴۲

Mardānī, Mowlānā Muḥammad Fahd, Mowlānā Samī' al-Ḥaq kī Zyr e Tartīb Tafāsīr Imām Aḥmad 'lī Lāhorī kā T'āraf, Monthly Al-Ḥaq July,2018,Vol:53, Issue:09, P:42

15 النساء، ۴: ۱۲۹

Al-Nisā,, Verse:129

16 مولانا احمد علی لاہوری، مسودہ تفاسیر امام لاہوری، ترتیب وتدوین، مولانا سمیع الحق، (اکوڑہ خٹک، موتمر المصنّفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ) : ج: ا، ص: ۷۶

Mowlānā Aḥmad 'lī Lāhorī, Musawwadah Tafāsīr Imām Lāhorī, Tartīb wa Tadwīn, Mowlān Samī' al-Ḥaq, (Akora Khatak, Mu,tamar al-Muṣanfīn, Jām'a Dār al-'ulūm,Ḥaqqaniya, Vol:01,P:76*

17 نفس مصدر: ج: ۷، ص: ۱۲

Ibid, Vol:07,P:12

18 مولانا احمد علی لاہوری، مسودہ تفاسیر امام لاہوری، ترتیب وتدوین، مولانا سمیع الحق، (اکوڑہ خٹک، موتمر المصنّفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ) ،ج: ۳، ص: ۳۷

Mowlānā Aḥmad 'lī Lāhorī, Musawwadah Tafāsīr Imām Lāhorī, Tartīb wa Tadwīn, Mowlān Samī' al-Ḥaq, (Akora Khatak, Mu,tamar al-Muṣanfīn, Jām'a Dār al-'ulūm,Ḥaqqaniya, Vol:03,P:37*

19 نفس مصدر، ج: ۱، ص: ۷۹

Ibid,Vol:01,P:79

20 نفس مصدر، ج: ۳، ص: ۲۲

Vol:03,P:22

21 مولانا احمد علی لاہوری، مسودہ تفاسیر امام لاہوری، ج: ا، ص: ۲۶۱

Mowlānā Aḥmad 'lī Lāhorī, Musawwadah Tafāsīr Imām Lāhorī, Vol:01,P:261

22 نفس مصدر، ج: ۱، ص: ۸۸

Ibid, Vol:01,P:88

23 البقرة، ۲: ۲۸۳

Al-Baqarah,Verse:283

24 مولانا احمد علی لاہوری، تفاسیر امام لاہوری، ج: ۲، ص: ۶۷۶

Mowlānā Aḥmad 'lī Lāhorī, Musawwadah Tafāsīr Imām Lāhorī, Vol:02,P:676

25 مولانا احمد علی لاہوری، تفاسیر امام لاہوری، ج: ۹، ص: ۴۴۲

Mowlānā Aḥmad 'lī Lāhorī, Musawwadah Tafāsīr Imām Lāhorī, Vol:09,P:442

26 نفس مصدر، ج: ۳، ص: ۳۹

Ibid, J:3,P:39